بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلۃ

جلد ۲۸ — شمارہ ۱۰

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹران: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

ناظر بیت المال آمد قادیان

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ ر امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمدللہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ ر امان (مارچ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تاحال مع اہل وعیال سفرِ ربوہ پر ہیں۔ احباب دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ وناصر رہے۔ اور آپ کو بخیریت قادیان لائے۔ آمین ٭

۸ ر ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ — ۸ ر امان ۱۳۵۸ ہش — ۸ ر مارچ ۱۹۷۹ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف لاتعداد و بے شمار جلوے زمان و مکان میں پھیلے ہوئے ہیں!

کسی زمانہ اور مکان میں آپ کے اوصاف کو گِننا اور حدِ بست میں لانا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے

اسی لئے آپ کے اوصاف کا جب اور جہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے وہ ازراہِ مثال بعض بنیادی اوصاف تک ہی محدود ہوتا ہے!

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت پُر معارف خطبۂ جمعہ

ربوہ ۱۱ ر ربیع الاوّل ۱۳۹۹ ہجری (مطابق ۹ ر فروری ۱۹۷۹ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھانے سے قبل سرورِ کائنات فخرِ موجودات، افضل الرسل، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مقدس موضوع پر ایک نہایت ہی بلیغ اور پُر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:—

خطبہ کے آغاز میں آپ نے واضح فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے جلوے زمان و مکان میں اس کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں کہ اُن کا شمار ممکن نہیں۔ مراد یہ ہے کہ آنحضورؐ کے اوصاف کو گننا اور حدِ بست میں لانا کسی زمانہ اور مکان میں کسی بھی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ اِسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا جب بھی ذکر کیا جاتا ہے وہ اپنی ظاہری وسعت کے باوجود ازراہِ مثال بعض بنیادی اوصاف تک ہی محدود ہوتا ہے۔

اِس بصیرت افروز وضاحت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار اوصاف میں سے بطور مثال آٹھ بنیادی اوصاف کا ذکر کرکے آنحضورؐ کے افضل الرسل ہونے، صفاتِ الٰہیہ کا مظہرِ اتم ہونے، رحمۃ للعالمین ہونے، انسانِ کامل اور ہادیٔ کامل ہونے، تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہونے، ہماری زندگیوں کا آپؐ کی انتہائی جامع اور ہمہ گیر دُعاؤں کا مرہونِ منت ہونے، بلاتخصیص تمام بنی نوعِ انسان سے انتہائی پیار کرنے والا ہونے اور جملہ انبیاء میں سے صرف آپ ہی کے دائمی فیض کے حامل زندہ نبی ہونے پر بہت وجد آفریں پیرائے میں روشنی ڈالی اور اس طرح احباب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت کرنے اور آپؐ سے بے انتہا پیار کرتے ہوئے آپؐ پر بے حد وحساب درود وسلام بھیج بھیج کر آپؐ کے دائمی فیوض وبرکات سے بہرہ ور ہوتے اور باریک در باریک حکمتوں کی حامل آپؐ کی انقلاب انگیز دُعاؤں کا صحیح معنوں میں وارث بننے کی بہت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا ٭

ربوہ میں یوم میلاد النبیؐ کی مبارک تقریب

۱۲ ر ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ (۱۰ ر فروری ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ) کو ربوہ میں یوم میلاد النبیؐ کی مبارک تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ اس دن جماعت کے تمام مرکزی اداروں یعنی صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ انجمن وقفِ جدید۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ کے دفاتر اور جامعہ احمدیہ میں تعطیلِ عام رہی۔

اس دن کے لئے خصوصی طور پر یہ تحریک کی گئی تھی کہ دِن بھر غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ چنانچہ ربوہ کے احمدی مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے اِس مبارک تحریک میں بھرپور حصّہ لیا۔ اور نہ صرف نمازوں میں بلکہ انفرادی طور پر بھی دِن بھر اپنے آقا سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود وسلام بھیجتے رہے۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین ٭ (الفضل ۱۳/۲)

(نوٹ: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ربوہ میں احمدیوں کو سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ (ایڈیٹر بدر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۶ ر فروری ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۶ ر تبلیغ (فروری) کل دوپہر سے لے کر آج نمازِ جمعہ تک یہاں پر کبھی ہلکی اور کبھی خاصی تیز بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر اس کے باوجود مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز تشریف لاتے اور حضور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ ہی نمازِ عصر بھی جمع کرکے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بارش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اسلام نے ہمیں جو سہولتیں دی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسے موسم میں نمازِ جمعہ کی بجائے اپنی قریبی مسجد میں جاکر نمازِ ظہر ادا کرنے کی اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر آج عام دنوں کی نسبت حاضری آٹھویں یا دسویں حصّہ کی ہے مگر جو دوست آج یہاں نہیں آسکے، ثواب کے لحاظ سے انہیں بھی کوئی نقصان نہیں رہا۔ کیونکہ جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنا خدا کے فضل پر منحصر ہے نہ کہ انسانی اعمال کا نتیجہ۔

حضور نے فرمایا: اس موسم نے آج میری توجہ اس طرف مبذول کی کہ ہم خدا کے فضل سے کسی ایسے مذہب سے تعلق نہیں رکھتے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ چونکہ انسانی اعمال محدود ہیں اس لئے ان محدود اعمال کے نتیجہ میں وہ غیر محدود جزاء حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جب اس کے اعمال کا بدلہ اُسے مل جاتا ہے تو پھر اسے دنیا میں نیک وبد اعمال بجا لانے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میں بھی خدا کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا۔ نہ کہ اپنے اعمال کے نتیجہ میں۔ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جن کی خاطر اِس تمام کائنات کو پیدا کیا گیا اور جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہرِ اتم ہیں یہ فرماتے ہیں تو ہم بھلا کس طرح اپنے اعمال کے زور سے جنت حاصل کر سکتے ہیں۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

خطبۂ جمعہ

قرآنِ کریم ایک مکمّل شریعت ہے جس نے انسانی حقوق کو واضح طور پر بیان کیا اور پھر انکی حفاظت بھی فرمائی!

اس نے کھول کھول کر اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ انسان کو کامل مذہبی آزادی اور مکمّل آزادیٔ ضمیر عطا کی گئی ہے!!

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی اِسی لئے ہوئی کہ مذہبی آزادی کی حفاظت کی جائے اور آزادیٔ ضمیر کی ضمانت دی جائے

یہی وہ تعلیم ہے جس کے حُسن نے مُسلمانوں پر انتہائی ظُلم کرنے والے عربوں کے دِل اِسلام کے لئے جیت لئے تھے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ر صلح ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۲ر جنوری ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہّد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-
میرا آج کا یہ خطبہ ۲۹ر دسمبر کے خطبہ کے تسلسل میں ہے۔

ہمیں یہ سمجھایا گیا ہے

[...] صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقام ہر دو جہان میں سب سے بلند و بالا ہے [...] لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ۔ اور جو شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ [...] آلہ وسلم پر نازل ہوئی وہ ایک کامل اور مکمّل شریعت ہے۔ اور اس [...]شریعت میں انسانوں کے حقوق کو واضح طور پر بیان بھی کیا گیا ہے۔ اور اُن کی حفاظت بھی کی گئی ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کے حاصل ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہاتھ میں جو قرآنِ عظیم دیا گیا اُس کے سارے احکام جو ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہی دیئے گئے ہیں۔

قرآنِ کریم نے بنیادی طور پر انسان کا جو مقام انسان کو سمجھایا وہ یہ ہے کہ

کامل مذہبی آزادی اور مکمّل آزادیٔ ضمیر

اُسے عطا کی گئی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ اور اس ضمن میں نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت بھی دی گئی اور آپ کے مقام کو بھی نمایاں کر کے بنی نوعِ انسان کے سامنے رکھا گیا۔

اِس وقت مَیں بہت سی آیات آپ دوستوں کے سامنے رکھوں گا جن سے میرا یہ مضمون واضح ہو کر آپ کے سامنے آجائے گا۔ یعنی یہ کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اِس لئے تھی کہ انسان کی مذہبی آزادی کی حفاظت کی جائے اور آزادیٔ ضمیر کی ضمانت دی جائے تاکہ انسان آزادانہ طور پر خدا تعالیٰ کے احکام بجا لا کر اپنی مرضی سے، اپنی خواہش کے مطابق خدا تعالیٰ کے عشق اور محبت سے مجبور ہو کر خدا کی راہ میں ایثار اور قربانی پیش کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی گردن کو اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہوا اِس طرح رکھ دے جس طرح مجبور ہو کر ایک بکرا قصائی کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتا اور کٹوا دیتا ہے۔ لیکن وہاں مجبوری ہے اور یہاں کامل آزادی۔

سُورۂ انعام میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ○ (آیت ۶۷)

اور تیری قوم نے اِس پیغام کو جو محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُن تک پہنچا تھا جھوٹا قرار دیا حالانکہ وُہ سچا ہے۔ مگر تُو اُن سے کہہ دے کہ ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ مَیں تمہارا (وکیل) ذمہ دار نہیں۔

وکیل کے معنے ذمّہ دار کے، نگران کے، محافظ کے، حفیظ کے، جبرًا معاصی سے روکنے والے کے ہیں۔ اور تفسیر کی کُتب کے کچھ حوالے بھی مَیں نے اِس بات کو واضح کرنے کے لئے اکٹھے کئے اور اس سے یہ بات اچھی طرح سمجھ آجاتی ہے کہ پہلے بزرگوں نے بھی اِس حقیقتِ پیدائشِ انسان کو واضح طور پر سمجھا اور اسے بیان کیا تھا۔

ایک تفسیر کی کتاب ہے "رُوح البیان" — اس میں

اِس آیت کی تفسیر

کرتے ہوئے یہ لکھا ہے :-

"لَسْتُ علیکم بوکیلٍ بحفیظٍ و کلّ الیّ امرکم
لامنعکم من التکذیب و اُجبرکم علی التصدیقِ
اِنّما انا منذر وقد خرجتُ من العُہدۃ
حیثُ اخبرتکم بما سترونہٗ"

(تفسیر رُوح البیان جلد ۳ صفحہ ۴۸)

کہ وکیل کے معنے ہیں حفیظ کے اور یہاں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ مَیں تمہارا محافظ نہیں اِن معنی میں کہ میرے سپرد تمہارا یہ کام کیا گیا کہ مَیں تمہیں روکوں تکذیب سے۔ اس آیت کے شروع میں " وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ " کا ذکر تھا۔ پس فرمایا کہ مَیں تمہارا محافظ نہیں۔ اِن معنی میں کہ اس تکذیب سے تمہیں روکوں۔ اور مجبور کروں تمہیں (تمہاری کراہت کے باوجود) کہ تم اس کی تصدیق کا، اس پر ایمان لانے کا اعلان کرو۔ اِنّما انا منذر مَیں محض ہوشیار کرنے والا، تنبیہہ کرنے والا، انذار کرنے والا ہُوں۔ وقد خرجتُ من العہدۃ حیث اخبرتکم بما سترونہٗ۔ اور جو میری ذمّہ داری ہے، جس کام کے لئے مَیں کھڑا کیا گیا ہوں، جس کا مَیں مکلف ہوں، اس سے مَیں بَری ہو جاتا ہوں۔ جب مَیں نے تمہیں کھول کر بتا دیا (اخبرتکم) کہ اگر تم تکذیب کرو گے اس صداقت کی تو خدا تعالیٰ کا غضب تم پر بھڑکے گا۔ اور جو مَیں انذاری باتیں بیان کر رہا ہوں، سترونہٗ تم خود دیکھ لو گے کہ جو مَیں کہتا ہوں، وہ درست ہے کہ تکذیب کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ تم سے مؤاخذہ کرے گا۔

اِمام رازیؒ

اس کے متعلق لکھتے ہیں :-

"لست علیکم بوکیل ای لست علیکم بحافظ حتی
اجازیکم علیٰ تکذیبکم واعراضکم عن قبول الدلائل"

میں تم پر وکیل نہیں اس معنی میں کہ میں تمہارا محافظ بنایا گیا تا کہ میں تمہیں سزا دوں اور مؤاخذہ کروں تمہارے تکذیب کرنے پر اور جو دلائل تمہارے سامنے کھول کر بیان کئے گئے ہیں (جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے) ان سے اعراض کرنے پر۔ تو عقوبت اور سزا دینا' یہ میرا کام نہیں ہے۔ انما انا منذر' میں صرف ہوشیار کرنے والا ہوں۔ واللہ ھو المجازی لکم باعمالکم اور مجازات اور مؤاخذہ جو ہے یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے' یہ میرا کام نہیں ہے۔[۱]

تفسیر روح المعانی (جلد ۳ جزء، ص ۱۸۲) میں "وکیل" کے معنے یہ کئے گئے ہیں کہ (لست علیکم بوکیل) ای بموکل کہ میں موکل بنا کر نہیں بھیجا گیا تمہاری طرف۔ فوض امرکم الیّ کہ تمہارے کام

تمہاری طرف سے میں کروں

یہ اس کے لغوی معنے ہیں یعنی کہ جو تم نے کام کرنا تھا وہ تم نہ کرو۔ اور میں کروں۔ تم نے کام کرنا تھا دلائل سن کے' سوچ کے سمجھ کے ان کو قبول کر کے۔ اُن کی برکات سے حصّہ لینا' یہ تمہارا کام تھا۔ میرے سپرد یہ نہیں کیا گیا کہ یہ کام میں زبردستی تم سے کراؤں۔ یہ تمہارا کام ہے۔ یہ تم نے ہی کرنا ہے اور نہ میرے سپرد یہ کیا گیا ہے (وکیل کے وہ کہتے ہیں کہ یہ معنی ہیں) کہ احفظ اعمالکم لاجازیکم بھا کہ میں تمہارے اعمال کی نگرانی کرتا رہوں کہ کیسے تمہارے گندے اعمال ہیں اور اس لئے دیکھوں لاجازیکم) کہ تمہیں سزا دوں اُن کی انما انا منذر میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ ولم آل جھدًا فی الانذار اور انذار میں میں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ واللہ سبحانہ ھو المجازی اور اللہ سبحانہٗ ہی جزاء دینے والا ہے۔ میرا کام نہیں ہے گرفت کرنا۔ میرا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ انذار کرنا ہے۔ روح المعانی میں ہے کہ زجاج نے اس کے معنے یہ کئے ہیں کہ لم اومر بحربکم یعنی یہ جو کہا ہے کہ لست علیکم بوکیل اس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ اگر یہ تکذیب کریں تو تصدیق کروانے اور مومن بنانے کیلئے ان سے جنگ کرو۔ اور تلوار کے زور سے اپنی بات منواؤ۔ لم اومر بحربکم و منعکم عن التکذیب کہ ان سے جنگ کرو اور اس بات سے انہیں روکو کہ خدا تعالےٰ نے ایک صداقت بھیجی ہے' تم اس سے رُک جاؤ اور تکذیب نہ کرو۔

ابن جریر نے یہ معنے کئے ہیں

یقول اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُل لَّھُم یا محمد کہ اے محمد! (صلعم) ان سے کہو لستُ علیکم بحفیظٍ وَلا رَقیبٍ میں تمہارا محافظ اور رقیب نہیں ہوں۔ وَاِنّما انا رسولٌ ابلّغکم ما اُرسلتُ بہ الیکم میں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغامبر' ایک رسول ہوں اور میرے ذمّہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ جو صداقتیں خدا تعالےٰ نے بنی نوع انسان کے لئے مجھ پر نازل کی ہیں وہ تم تک پہنچا دوں۔

ایک اور تفسیر "المنار" ہے۔ یہ محمد عبدہٗ کی تفسیر ہے۔ چھپی ہے ۱۹۲۸ء میں۔ وہ درس دیا کرتے تھے اور محمد رشید رضا نے ان کو اکٹھا کر کے تفسیری شکل میں شائع کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ای قُل لّھم ایّھا الرّسول اے خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان کو کہہ دے اَنّنی لستُ بوکیلٍ مسیطرٍ علیکم میں تمہارے اوپر نگران اور تم پر حاکم جبر کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ صرف تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ وہ کہتے ہیں فالوکیل ھو الذی توکل الیہ الامور' وکیل وہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کے سپرد دوسرے کے کام کر دیئے جاتے ہیں۔ (و فی الوکالۃ معنی السیطرۃ والتصرّف) اور وکالت کے معنے میں جبر اور تصرّف کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ فمن جعلہ السلطان او الملک وکیلاً لہٗ علیٰ بلادہٖ او مزارعہٖ پس اگر کوئی بادشاہ کسی شخص کو اپنا نمائندہ بنا دے' گورنر بنا دے اپنے کسی صوبے پر' یا اپنی زمینوں کے کام اس کے سپرد کرے تو بادشاہ کی طرف سے "یکون ماذونًا بالتصرف عنہ فیھا" تو بادشاہ کی طرف سے اس کی نمائندگی میں (والسیطرۃ علیٰ اھلھا) لیکن والرّسول مبلّغ عن اللہ تعالیٰ تو رسول خدا کا وکیل نہیں کہ خدا کی طرف سے لوگوں کو سزا دے۔ سزا دینا یا جزاء دینا اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے رسول مبلّغ عن اللہ تعالیٰ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک مبلغ بنا کے بھیجا گیا ہے جسے حکم ہے کہ لوگوں کو وہ باتیں پہنچا دو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو پہنچانے کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ وہ "یذکر النّاس" لوگوں کو وعظ کرتا ہے' ویعلّمھم ان کے علم میں وہ باتیں لاتا ہے' ویبشّرھم ان کو بشارتیں دیتا ہے کہ اگر تم اس ہدایت پر عمل کرو گے تو اللہ تعالےٰ کے انعام پاؤ گے' وینذرھم اور ان کو انذار کرتا ہے کہ اگر ان باتوں سے اعراض کرو گے تو اللہ تعالےٰ ناراض ہوگا اور اُس کی گرفت کے اندر تم آ ؤ گے ویقیم دین اللہ فیھم اور اللہ تعالےٰ کے دین کو ان میں اس وعظ و نصیحت اور اس تعلیم اور اس تبشیر اور اس انذار کے نتیجہ میں وہ قائم کرتا ہے۔ ھٰذہٖ وظیفتہٗ یہ ہے اُس کا کام۔ ولیس وکیلا عن ربّہ ومُرسلہ وہ رسول بنا کے بھیجنے والے اللہ کی طرف سے اس کا نمائندہ نہیں اس معنی میں کہ خدا کی طرف سے وہ جزاء اور سزا دینے کا مالک بن جائے' رسول کا یہ کام نہیں ہے۔ ولا یعطی القدرۃ (انہوں نے بڑی عجیب عقلی دلیل بیان دی ہے۔) اگر رسول خدا کی طرف سے جزاء و سزا دینے کے لئے نمائندہ ہوتا تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے

جزاء سزا دینے کی قدرت

بھی اُسے عطا ہوتی۔ لیکن ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ ساری مکّی زندگی میں آپؐ نے ایک مظلوم کی سی زندگی گزاری۔ ولا یعطی القدرۃ علی التصرف فی عبادہٖ حتیّ یجبرھم علیٰ الایمان اجبارًا و یکرھھم علیہ اکراھًا[۲] اور رسول کو اُس کے مُرسِل ربّ کی طرف سے یہ قدرت عطا نہیں کی گئی کہ وہ خدا کے بندوں میں خدائی رنگ میں حکومت کرے اور اُن پر ایمان لانے پر جبر کرے' یجبرھم علی الایمان ایمان پر جبر کرے' یعنی ایمان لانے پر' ایمان پر قائم رہنے پر' ایمان کے مطابق عمل کرنے پر۔ تین شکلیں مبنی ہیں ایمان کے لفظ میں۔ تو اس پر سختی سے جبر کرنے کی نہ اجازت ہے نہ طاقت دی گئی ہے یا یکرھھم علیہ اکراھًا وہ کراہت محسوس کرتے ہیں ان کے دل نہیں مانتے' مگر رسول ان کو کہے نہیں' تمہیں یہ کرنا پڑے گا۔ یہ اس کو نہیں کہا گیا پھر آگے انہوں نے اس تفسیر میں قرآن کریم کی بہت سی آیات اپنے بیان کی تائید میں لکھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں دیکھو خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

اور ان مفسرین نے اس کے معنے یہ کئے ہیں کہ (۱) اس میں ایک اصول بیان ہوا ہے اور (۲) حکم ہے۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ میں ایک اصول بھی بیان ہوا ہے کہ دین کے معاملہ جبر نہیں ہو گا اور ایک حکم بھی ہے یہ۔ اور اس کے پہلے مخاطب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہاں یہی معنے انہوں نے لئے ہیں کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ دین کے معاملہ میں اکراہ نہیں کرنا جبر نہیں کرنا تم نے۔ فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ۝ (الغاشیۃ : ۲۲) ہاں وعظ و نصیحت کرو کیونکہ تم مذکّر ہو' جبر کرنے والے نہیں ہو' وکیل نہیں ہو' محافظ نہیں ہو۔ لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۝ (الغاشیۃ : ۲۳) اس کے معنے لغت والے نے یہ کئے ہیں کہ لستَ علیھم بمسیطر ۝ لست بمُسلّطٍ علیھم تجبرھم علیٰ ما ترید' تجھے مسلّط نہیں کیا گیا لوگوں پر کہ تو اپنی مرضی لوگوں پر مسلّط کرے اور یہ کہ جسے تو صداقت سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ قبول کریں اس کو قبول کرنے لوگوں کو مجبور کرے۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ۝ (قٓ آیت ۴۶)

جو شخص تیرے "انذار" سے ڈرتا ہے اس کو تم نصیحت کرو جو نہیں ڈرتا اس کی کوئی ذمّہ داری نہیں۔ اور جو کفر اور تکذیب کی باتیں وہ کہتے ہیں ہم انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ پھر خدا تعالےٰ فرماتا

[۱] تفسیر کبیر امام رازیؒ جلد ۴ ص ۹۵

[۲] تفسیر المنار جلد ۷ ص ۵۱۵

ہے تیری یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ یہ ہدایت حاصل کریں۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۳)

یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے، یہ رسول کا کام نہیں ہے۔

تیرا کام صرف پہنچانا ہے

اور پھر لکھتے ہیں کہ وکیل الوکیل الحفیظ المجازی بھی کہا گیا ہے کہ وکیل کے معنے ایسے حفیظ کے ہیں جس کے سپرد خدا تعالےٰ نے اس کے بندوں کو ان کے گناہوں کے نتیجہ میں سزا دینے کا اختیار دیا ہو۔

یہ جو پہلی آیت میں نے لی ہے جس میں لَسْتَ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ہے اس کے متعلق میں نے کھول کر یہ ساری باتیں آپ کو بتا دی ہیں کہ وکیل کے یہاں کیا معنے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم!) میں نے وکیل نہیں بنایا۔ یعنی خدائی کے وہ اختیار جن اختیارات کو استعمال کر کے میں نیکیاں کرنے والوں کو ان کا بدلہ اور بدی کرنے والوں کو ان کی سزا دیتا ہوں۔ یہ میں نے سپرد نہیں کیا تیرا کام ہے پہنچانا۔ جو میں کہتا ہوں، جو میں نے تعلیم دی، جو میں نے ایک حسین لائحہ عمل نوع انسانی کے ہاتھ میں دیا۔ جو ایک کامل شریعت قرآن کریم میں آئی اور انسان کے ہاتھ میں تیرے ذریعہ سے پہنچائی گئی ــــ اس کا پہنچانا تیرا کام ہے۔

قرآن کریم نے

سورۂ انعام میں ہی ایک دوسری جگہ

یہ فرمایا:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ (آیت ۱۰۸)

اس (آیہ) سے پہلے جو مضمون بیان ہوا وہ یہ ہے کہ تیرے رب کی طرف سے دلائل آچکے ہیں۔ جو ان کو پہچانے گا اور قبول کرے گا، ان کے مطابق عمل کرے گا، اس کا فائدہ اسی کی جان کو ہے۔ اور جو کج راہی کو اختیار کرے گا اور قبول کرنے سے انکار کرے گا۔ اس کو اس کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ اور اس سے چند آیات پہلے بھی آیا ہے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ جو تجھ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا اس کی اتباع کرو۔ اس میں ایک حکم یہ بھی ہے کہ بطور مبلغ کے دنیا کی طرف اپنی رسالت کو یعنی جو تعلیم تجھے دی گئی ہے اسے پہنچانا تیری ذمہ داری ہے۔ جو کام خدا تعالےٰ کے ہیں ان کے اندر دخل نہیں دینا۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ جو مشرک ہیں ان سے اعراض کرو۔ اتنی بڑی صداقت آگئی، توحید کے اتنے زبردست دلائل انسان کے ہاتھ میں دیدیئے گئے، وہ راہ بتادی گئی جس سے انسان خدا تعالےٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کر کے علی وجہ البصیرت اپنے رب کو پہچان سکتا ہے، اس کے باوجود جو شخص شرک کرتا ہے پھر بھی اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

ان سے اعراض کرو

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا الخ یعنی اگر اللہ تعالےٰ چاہتا انہیں انکار اور شرک کی طاقت نہ دیتا اور وہ شرک نہ کر سکتے اور ہم نے تجھے ان پر حفاظ نہیں مقرر کیا اور نہ تو ان پر نگران ہے۔

سورہ بنی اسرائیل میں ہے:

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ○ (آیت ۵۵)

اس (آیہ) سے پہلے یہ مضمون ہے کہ شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے اور وہ کوشش کرتا ہے (جیسا کہ بعض جگہ تفصیل سے بیان ہوا ہے) کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی راہوں سے ہٹا دے اور گمراہ کر دے۔ اس کے بعد فرمایا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ تمہارا خدا ہی جانتا ہے کہ کس شخص نے دل سے خدا کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور کسی شخص نے عاجزانہ طور پر اپنے وجود کو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو قبول کیا یہ علم انسان کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ یہ علم کہ کوئی شخص واقع میں خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والا ہے یا نہیں، یہ تو جس سے پیار کیا جاتا ہے وہی بتائے گا۔ میں اور آپ کیسے بتا سکتے ہیں۔ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ تمہارا رب تمہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو تم پر رحم کرے گا جس کے متعلق وہ سمجھے گا کہ رحم کے قابل ہے ان پر وہ رحم کرے گا اور اگر وہ چاہے گا تو تمہیں عذاب دے گا۔ اور اے رسول! ہم نے تجھے ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا جس کے معنے میں تفصیل سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔

سورۂ زمر میں ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ (آیت ۴۲)

اس سے پہلے ایک اور مضمون چلا آرہا ہے لیکن مختصراً یہ ہے کہ تم اپنی جگہ کام کرتے رہو میں اپنی جگہ کام کرتا رہوں گا۔ اور پھر جب خدا تعالیٰ اپنے ارادہ کو ظاہر کرے گا اور تم پر گرفت اس کی آئے گی اور دوسرے گروہ پر انعام نازل ہوں گے تو تم خود جان لو گے کہ کس کو رسوا کر دینے والا اور دائمی عذاب ملتا ہے۔ اس آیت سے پہلے یہ مضمون ہے۔ اس کے بعد کہا اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ ہم نے تجھ پر یہ کتاب یقیناً لوگوں کے فائدہ کے لئے حق اور حکمت کے ساتھ اتاری ہے۔ سو جس نے ہدایت پائی صحیح اور حقیقی معنے میں، اس کا نفع اسی کی جان کو حاصل ہوگا اور جو گمراہ ہو گیا اس کی گمراہی اسی پر پڑے گی؛ اور تو ان پر کارساز کے طور پر، وکیل کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ مقام نہیں، آپ بھی وکیل، نگران اور محافظ نہیں۔ تو اور کوئی آپ کے متبعین میں سے اگر ایسا دعویٰ کرے کہ میں "وکیل" ہوں اور مجھے خدا نے جبراً اسلام منوانے، اس پر قائم رکھنے کا اختیار دیا ہے تو اس قسم کا دعوےٰ بڑا ہی جاہلانہ دعویٰ ہو گا۔

پھر سورۂ شوریٰ میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ (آیت ۷)

اس آیت کے بعد جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر قرآن نازل کیا تاکہ تو لوگوں کو ڈرائے اور ہوشیار کرے، اور ہر ایک جان لے گا کہ اس پر ایک قیامت آنے والی ہے اور قیامت کے دن جب خدا تعالیٰ اپنی عظمت اور جلال کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا تو ہر ایک جان لے گا کہ وہ اس گروہ میں شامل ہے جس کو دوزخ کی طرف دھکیل کے لے جایا گیا ہے۔ یہ مفہوم ہے اس آیت کا جو اس کے بعد آتی ہے۔ جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں فرمایا کہ وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی کو اپنا پناہ دینے والا بنا تے ہیں اللہ نے ان کے خلاف پڑنے والے سب اعمال کو محفوظ کر چھوڑا ہے اور تو ان پر وکیل نہیں ہے۔ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ ان کے اعمال کو محفوظ کرے اور اگر چاہے تو ان کو پکڑے اور ان پر گرفت کرے۔

پھر سورۂ فرقان میں

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ○ (آیت ۴۴)

اس سے پہلے جو مضمون بیان ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ جو منکر ہیں اس عظیم صداقت کے، وہ تجھے صرف ایک ہنسی اور ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں اس شخص کو اوروں کو چھوڑ کے اللہ نے رسول بنایا؟ اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے عقائد پر بڑی مضبوطی سے قائم ہیں، اگر ہم اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم نہ ہوتے تو ہمیں یہ شخص گمراہ کر دیتا۔ یعنی مسلمان بنا لیتا۔ لیکن جب یہ لوگ

عذاب دیکھیں گے تو پھران پر حقیقت کھل جائے گی کہ یہ صداقت پر قائم تھے یا ضلالت پر قائم تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اے رسول! کیا تو نے اس شخص کا حال بھی معلوم کرلیا ہے جس نے اپنی خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا جیسا کہ آجکل یہ فیشن بنا ہوا ہے ساری دنیا کا (یورپ ہے، امریکہ ہے، سوشلسٹ، کمیونسٹ ممالک ہیں) کہ وہ خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنائے بیٹھے ہیں۔ بعض ملکوں نے تو یہ اعلان کردیا کہ ہمارے عوام ہمارا خدا ہیں۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ پھر فرماتا ہے اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ کیا تو اس شخص پہ نگران ہے کہ تو اسے جبراً گمراہی سے روک سکے؟

اس آیت کے متعلق بھی میں نے پرانی تفاسیر دیکھیں۔ مضمون لمبا ہے مگر میں چاہتا ہوں آج اسے ختم کردوں اس لئے صرف ایک دو آیتوں کے متعلق میں نے پرانی تفسیروں کے بھی حوالے لئے تاکہ آپ پر یہ بات واضح ہو جائے

ابنِ جریر کہتے ہیں

"یقول تعالیٰ ذکرہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ یا محمدُ علیٰ ھٰذا حفیظاً فی افعالِہٖ۔"

(تفسیر ابن جریر جلد ۱۹ صـ۱)

کہ اے محمد صلعم کیا ہم نے تجھے نگران مقرر کیا ہے ایسے شخص کا جو نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بنالیتا ہے؟ تو یہ استفہام ایسا ہے جو عربی محاورہ کے مطابق انکار کے معنی دیتا ہے یعنی تجھے نہیں بنایا وکیل۔ یہ ابنِ جریر نے کہا ہے۔

تفسیر رُوح البیان میں ہے

کہ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا کے معنے ہیں کہ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ حَفِيْظًا کہ کیا تجھے ہم نے حفیظ بنایا ہے؟ یعنی نگران اور محافظ نہیں بنایا کہ تمنعہ عن الشرک والمعاصی تو لوگوں کو شرک سے منع کرے اور گناہوں سے انہیں بچائے۔ پھر لکھا ہے ای لست موکلاً علی حفظہ ان کو شرک اور معاصی سے بچانے اور محفوظ کرنے کا کام خدا نے تیرے سپرد نہیں کیا۔ ان کو آزادی دی ہے۔ بَلْ اَنْتَ مُنْذِرٌ بلکہ تیرا کام صرف انذار کرنا ہے۔ ماننا نہ ماننا ان کا کام ہے۔ تیرا کام ہے اُن سے کہے کہ واحدانیت، کائنات کی بنیاد ہے اور دلائل دے، نشان دکھائے، معجزات ظاہر کرے۔ اور معجزہ وہ ہے عقلِ انسانی جس کو EXPLAIN نہیں کر سکتی۔ یعنی بتا نہیں سکتی کہ یہ کیسے ہوگیا۔ سوائے اس کے کہ خدا نے ایسا کردیا۔ لیکن تیرا کام یہ نہیں ہے کہ تو شرک سے انہیں بچالے۔ اس بات پر مکلف نہیں ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم۔ نہ آپؐ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گناہگار نہ بنیں۔

تفسیر کبیر رازی میں ہے

کہ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا۔ ای حافظاً تحفظہ من اتباع ھواہٗ تجھے ہم نے یہ حکم نہیں دیا اور نہ یہ قدرت اور طاقت دی ہے اور نہ تجھے حافظ بنایا ہے کہ تو انہیں محفوظ رکھے نفسانی خواہشات کی اتباع کرنے سے۔ ای لست کذٰلک کہتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا دوسری جگہ فرمایا لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ اور جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا۔ کہ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ کے معنے کئے گئے ہیں لست بمسلط علیہم تجبرھم علیٰ ما تریدہٗ یعنی تُو نے جو ایک روشنی اور صداقت دیکھی، جبر کر کے کسی کو منوانے کا کام تیرے سپرد نہیں کیا گیا اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکراہ کرنے کی اجازت نہیں۔ جبر کرکے، مجبور کر کے ان کو اس طرف لانے کی تجھے اجازت نہیں ہے۔ "لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ" جو ہے یعنی وکیل نہیں بنایا یا وکیل نہیں ہے، مختلف پیرایوں میں اس لفظ کو اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ سوال پیدا ہوتا تھا جس کی طرف میں اشارہ کرتا آیا ہوں) کہ پھر کیا بنایا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تجھے رسول بنایا، تجھے مبشر بنایا کہ جو ایمان لائیں اور اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرلیں ان کو بڑے انعام ملیں گے۔ آپ لوگ گواہ ہیں کہ کتنے انعام ملتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اور تجھے نذیر بنایا کہ دیکھو اگر خدا تعالیٰ کو ناراض کرو گے تو اس کے غضب کی آگ میں جلو گے (ابدی جہنم کا تصور غلط ہے) اور تجھے رسول بنایا کے معنے ہیں تجھے پہنچانے والا، تجھے مبلّغ بنایا،

تیرا کام یہ ہے کہ

تُو بلاغ کرے۔ تو لوگوں تک اس تعلیم کو پہنچادے جو تیرے خدا نے بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے نازل کی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں سے دوسرا لفظ جو میں نے منتخب کیا مذہبی آزادی اور آزادئ ضمیر کے مفہوم کی وضاحت کے لئے وہ "اَلْبَلَاغ" کا لفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

سُورۂ آلِ عمران میں

فرماتا ہے:-

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (آیت ۲۱)

اگر یہ لوگ تجھ سے جھگڑیں تو تُو ان سے کہہ دے کہ میں نے اور اُن لوگوں نے جو میرے پیرو ہیں اپنے آپ کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگادیا ہے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے اُن کو اور نیز امیوں کو کہہ دے کہ کیا تم بھی فرمانبردار ہوتے ہو، مسلمان ہوتے ہو۔ پس اگر وہ فرمانبردار ہوجائیں اور وہ بھی کہیں اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو سمجھو کہ وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ منہ پھیر لیں۔ تو تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔ اگر وہ منہ پھیر لیں تو تیرا کام ختم۔ تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے اور اس سے تو کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ وہ آپ ہی ان سے نپٹے گا اور جب چاہے گا ان کو سزا دے گا۔

یہاں جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے مخاطب غیر مسلم ہے جس کے سامنے پہلی دفعہ اسلام رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ جھگڑا کر رہے ہیں۔ ان کو کہا گیا ہے ہم ایمان لے آئے ہم مسلمان ہوگئے، تم بھی مسلمان ہوجاؤ، خدا تعالیٰ کے پیار کو، اس کی محبت کو، اس کی برکات کو، اس کی رحمتوں کو تم حاصل کرو گے۔

سورہ مائدہ میں ہے اور یہاں مخاطب ہیں مومن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (آیت ۹۳)

اس سے پہلے جو مضمون بیان ہوا ہے چند آیات میں۔ وہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت، قرعہ اندازی کے تیر جو ہیں وہ ناپاک ہیں اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے۔ شیطان شراب اور جُوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈالنا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکنا چاہتا ہے۔ کیا تم اللہ (تعالیٰ) کے ذکر اور نماز سے رُک سکتے ہو؟ ظاہر ہے مومن مخاطب ہیں۔ تو پہلی آیت میں تھا فَاجْتَنِبُوْهُ۔ مفسرین کہتے ہیں وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ میں "واؤ" جو ہے یہ عطف فَاجْتَنِبُوْهُ پر ہے یہ مضمون اس تسلسل میں چلتا ہے اور مخاطب مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور تم اللہ کی بھی اطاعت کرو اے مومنو! اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور ہوشیار رہو اور جن چیزوں سے روکا جاتا ہے اُن سے رُکو۔ اور اگر اس تنبیہہ کے بعد بھی تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو کھول کھول کر پہنچا دینا ہی ہے۔

یہاں مخاطب چونکہ مومن ہیں۔ اس لئے

تَوَلَّيْتُمْ کے دو معنے ہیں

ایک عملاً پھر گئے یعنی ایمان اور صداقت کی راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے نفاق، فسق اور بدعملی کی راہوں کو تم نے اختیار کیا، یہ بھی تولّی ہے کیونکہ جو حکم ہیں اُن کے خلاف کیا۔ اور یہاں تَوَلَّيْتُمْ کے معنے ارتداد

سکتے بھی ہیں۔ کہ اگر تم نہیں چاہو یعنی یہ اعلان کردو کہ یہ پابندیاں ہم اٹھانے کے لئے تیار نہیں، ہم اسلام کو چھوڑتے ہیں۔ جس طرح زکوٰۃ کی فرض ادائیگی کی وجہ سے اور ترک زکوٰۃ کی خاطر ارتداد اختیار کیا تھا عرب کے ایک حصّے نے (بعد میں بہتوں نے توبہ کر لی) جس طرح آجکل ایک شخص یورپ میں مسلمان ہوا اور ازدواجی رشتہ کے سلسلہ میں غیر اسلامی کام کر لیا اس نے۔ جب اس کو کہا گیا کہ اسلام تو یہ نہیں کہتا تو کہنے لگا کہ اس قسم کی پابندیاں تو میرا دماغ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اتنا سخت ہے یہ مذہب اس لئے میں اسلام کو چھوڑتا ہوں۔ تو فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ میں دونوں ہیں، نفاق یا فسق کی راہوں کو اختیار کر کے منہ پھیرنے والے یا علی الاعلان خود کہنے والے کہ ہم اسلام کو چھوڑتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم پھر گئے تو یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارے رسول پر کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ تمہیں زبردستی دائرۂ اسلام میں رکھے یا زبردستی تم سے نیک اعمال کروائے۔ ہمارے رسول پر ایسی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ہمارے رسول پر یہ ذمہ داری ہے کہ کھول کھول کے دین کی باتیں تمہارے کانوں میں ڈالے اور اپنی ذمہ داری کو وہ پورا کر رہا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں

امام رازیؒ کہتے ہیں

"وَهٰذَا تَهْدِيْدٌ عَظِيْمٌ وَوَعِيْدٌ شَدِيْدٌ فِيْ حَقِّ مَنْ خَالَفَ فِيْ هٰذَا التَّكْلِيْفِ وَاَعْرَضَ فِيْهِ عَنْ حُكْمِ اللّٰهِ وَبَيَانِهِ يَعْنِيْ اَنَّكُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَالْحُجَّةُ قَدْ قَامَتْ عَلَيْكُمْ وَالرَّسُوْلُ قَدْ خَرَجَ عَنْ عُهْدَةِ التَّبْلِيْغِ وَالْاِعْذَارِ وَالْاِنْذَارِ فَاَمَّا مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنْ عِقَابِ مَنْ خَالَفَ هٰذَا التَّكْلِيْفَ وَاَعْرَضَ عَنْهُ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى"[1]

رازیؒ نے یہ تفسیر کی ہے کہ اس میں بڑی تہدید اور بڑی وعید ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اور اس میں یہ بتایا گیا ہے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر تم منہ پھیر لو تو یاد رکھو کہ رسولؐ نے کھول کھول کر صداقت کو بیان کرنے کی وجہ سے تم پر حجت پوری کر دی۔ آگے عمل کرنا یا نہ کرنا اس کی ذمہ داری رسول پر نہیں۔ وَالرَّسُوْلُ قَدْ خَرَجَ عَنْ عُهْدَةِ التَّبْلِيْغِ وَالْاِعْذَارِ وَالْاِنْذَارِ اور جو ذمہ داری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری طرف سے تھی کہ وہ انذار کرے، اور وہ تبشیر کرے اور وہ تبلیغ کرے اور وہ کھول کھول کر خدا تعالیٰ کی صداقتوں کو تمہارے سامنے بیان کرے، وہ اس نے بیان کر دیں۔ قَدْ خَرَجَ عَنْ عُهْدَتِهٖ اور جو اس پر فرض تھا، جو ذمہ تھا اس کا، اس سے وہ آزاد ہو گیا، اس نے وہ پورا کر دیا۔ اس کے اوپر کوئی الزام نہیں آتا اس کے بعد۔ فَاَمَّا مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ جو اس کے علاوہ سزا دینا ان لوگوں کو مَنْ خَالَفَ هٰذَا التَّكْلِيْفَ کہ جو اس انذار اور تبشیر وغیرہ کے بعد جو ذمہ داریاں تھیں ڈالی ہوئی ان پر آتی تھیں۔ جو انہوں نے ادا نہ کیں اور مخالفت کی اور عمل نہیں کیا یا ارتداد کا اعلان کر دیا ان کو سزا دینے کا جو سوال ہے فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے یہ رسول کا نہیں ہے۔ — رسول کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سامنے کھل کے تبلیغ کر دی اور ہر چیز کھول کر بیان کر دی تو آپؐ نے اپنا وہ کام پورا کر دیا جس کام کے لئے آپؐ کو بھیجا گیا تھا۔ آپؐ کا یہ کام نہیں ہے کہ زبردستی مومن بنائیں۔ زبردستی نیک اعمال کروائیں، زبردستی دائرۂ ایمان کے اندر رکھیں اور زبردستی کریں کہ تمہیں اب میں نے یہ کہنے نہیں دینا کہ میں اسلام سے باہر نکل رہا ہوں۔ یہ امام رازیؒ نے اس آیت کی تفسیر کی ہے

ابن جریرؒ کہتے ہیں

فَاعْلَمُوْا (آیت میں ہے کہ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ) اَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى مَنْ اَرْسَلْنَاهُ اِلَيْكُمْ بِالنِّذَارَةِ غَيْرُ اِبْلَاغِكُمُ الرِّسَالَةَ[2]

کہ یہ اچھی طرح جان لو کہ جس شخص کو ہم نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے (نذارۃ کے معنے انذار کے ہیں) انذار کے لئے اس کے اوپر جو تعلیم نازل ہوئی ہے اس کا آگے پہنچا دینا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذمہ داری اس کی نہیں۔ وہ رسالت، وہ تعلیم اَلَّتِيْ اُرْسِلَ بِهَا اِلَيْكُمْ جو تعلیم بتاتی ہے "مُبَيِّنَةً لَكُمْ بَيَانًا يُوْضِحُ لَكُمْ سَبِيْلَ الْحَقِّ" جو تعلیم کھول کے بیان کرتی ہے کہ صداقت کا، حق کا راستہ کیا ہے۔ وَالطَّرِيْقَ الَّذِيْ اُمِرْتُمْ اَنْ تَسْلُكُوْهُ اور وہ کونسی راہیں ہیں خدا کو پانے کی جن پر تمہیں چلنا چاہیئے۔ تو یہ کام ہے رسالت کا۔ وہ تعلیم لایا۔ اس نے وہ راہیں بتا دیں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ ع

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے

یہ کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دیا۔ قرآن نازل ہوا تھا تم تک قرآن پہنچا دیا۔ تمہیں کھول کے بیان کر دیا۔ اپنی صداقت کے لئے عظیم نشان دکھائے جو پھیلے ہوئے ہیں قیامت تک۔ اس چودہویں صدی میں بھی بیسیوں خدا تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشان دکھائے جن کا پہلے علم دیا گیا تھا۔ اس نے وضاحت سے بیان کیا صراطِ مستقیم کو اور اس طریق کو جس پر چلنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ وَاَمَّا الْعِقَابُ عَلَى التَّوَلِّيْ اور منہ پھیر لینا، ارتداد اختیار کر لینا، ہم نہیں بات مانتے، جہاں تک اس کی سزا کا تعلق ہے۔ وَالْاِنْتِقَامُ بِالْمَعْصِيَةِ اور گناہ کی سزا دینے کا جہاں تک تعلق ہے فَعَلَى الْمُرْسِلِ دُوْنَ الرُّسُلِ تو یہ ذمہ داری رسول بھیجنے والے کی ہے۔ رسولوں کی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ہے رسول کی نہیں ہے۔ وَهٰذَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِيْدٌ لِمَنْ تَوَلّٰى عَنْ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے اوامر سے منہ پھیرنا یا جن باتوں سے اسے روکا گیا ہے ان سے باز نہیں آتا یہ اس کے لئے بڑی سخت وعید ہے۔

سورۂ مائدہ کا ہی ہے

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

(آیت ١٠٠)

اس آیت سے پہلی آیت کے آخر میں ہے۔ خدا تعالیٰ شَدِيْدُ الْعِقَابِ بھی ہے۔ اور غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بھی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

رسول پر صرف بات کا پہنچانا واجب ہے اور جو بات تم سے

---

[1] تفسیر کبیر امام رازیؒ جلد ٣ صفحہ ٦٥٨

[2] تفسیر ابن جریر جلد ٧ صفحہ ٢٤

سے ظہور میں آجاتی ہے اور اس کو بھی جو عملاً تم سے ظہور میں نہیں آئی۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ اور جہاں تک جزاء اور سزا کا تعلق ہے وہ خود تمہارے ساتھ معاملہ کرے گا۔ ہمارے رسول کی سوائے بلاغ کے، سوائے صداقت کو کھول کر بیان کر دینے کے اور تمہیں سمجھا دینے کے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں

امام رازیؒ کہتے ہیں

کہ:۔

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ تَعَالٰی لَمَّا قَدَّمَ التَّرْهِيْبَ وَالتَّرْغِيْبَ بِقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کہ جو پہلی آیت کے آخر میں تھا شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تو یہ ترہیب انذار، ڈرانا اور یہ رغبت دلانا، بشاشت پیدا کرنا بشارت دینا کہ خدا تعالیٰ شدید العقاب بھی ہے اور غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بھی ہے اس کے بعد اتبعہ بالتکلیف بقولہ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ خدا تعالیٰ نے یہ مضمون بیان کیا کہ خدا تعالیٰ کے رسول کو کس چیز کا مکلف بنایا جاتا ہے کیا ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اور بتایا کہ اس کے اوپر ذمہ داری صرف یہ ہے کہ وہ کھول کر پہنچا دے، بلاغ۔ یعنی اَنَّہٗ مُکَلَّفًا یعنی رسول کو مکلف بنایا جاتا ہے بالتبلیغ کہ وہ تبلیغ کرے فلما بلّغ جب وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کر دے اور کھول کھول کر ہر ایک کے سامنے صداقت کو بیان کر دے خرج عن العھدۃ اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اس کے اوپر کوئی الزام نہیں آئے گا وَبَقِیَ الْاَمْرُ مِنْ جَانِبِکُمْ باقی رہ گیا تمہارا معاملہ، تمہارا امر۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَا عَالِمٌ مِّمَّا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ تو تمہارے ظاہر و باطن کو میں جانتا ہوں فَاِنْ خَالَفْتُمْ اگر تم جو صداقت آئی ہے اس کی مخالفت کرو زبان سے، دل سے، اپنے عمل سے فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تو یہ نہ بھولنا آزادی تو ہے، کرو نہ کرو، یہ نہیں کہ نہیں کرنے دیں گے مگر یہ نہ بھولنا کہ خدا تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے وَاِنْ اَطَعْتُمْ اگر تم نے صداقت کی جو باتیں سنیں، جو پیار کے حصول کی راہیں تمہیں دکھائی گئیں ان پر چلے اور اللہ کی اطاعت کی تو جان لو اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کہ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

سورۂ نحل میں ہے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (آیت ۸۳)

اس سے پہلے مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان بنایا، سننے کیلئے اسے کان دئے، معجزات و نشانات کو دیکھنے کے لئے اسے آنکھیں دیں، سوچ اور غور و فکر کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو دل دیا اور آسمانوں سے اتنی ساری نعمتیں نازل کیں اور اس طرح اپنی عظمت کے نشان ظاہر کئے اور یہ سارا کچھ اس لئے کیا گیا تاکہ اے انسان! تو اس کا فرمانبردار بن جائے۔ یہ پچھلا مضمون ہے جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں فرمایا فَاِنْ تَوَلَّوْا اگر کانوں کے ہوتے ہوئے، آنکھوں کے ہوتے ہوئے اور دل کے باوجود اور ان تمام بے شمار بے حد و حساب نعمتوں کی موجودگی میں بھی فَاِنْ تَوَلَّوْا وہ اب بھی پھر جائیں (اس کے مخاطب بھی غیر مسلم ہی ہیں) تو اس کی وجہ سے اے نبی! تجھ پر الزام نہیں آئے گا۔ کیونکہ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ تیرے ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہے، اس سے زیادہ اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

سورۂ نور میں ہے

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر جائیں تو رسول پر صرف اس کی ذمہ داری ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا (یعنی پہنچاؤ اپنی رسالت کو) اور تم پر صرف اس کی ذمہ داری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے کہ تم ایمان لاؤ، زبان سے اقرار کرو اور دل سے تصدیق اور اپنے اعمال سے، اپنے جوارح سے اپنے ایمان پر مہر ثبت کرو اگر تم اس کی اطاعت کرو اور حقیقی مسلمان بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے اور اس دنیا میں اور اخروی زندگی میں کامیاب ہوگے اور رسول کے ذمہ جو بات لگائی گئی ہے وہ صرف یہ ہے کہ وہ کھول کر تمہارے پاس پہنچا دے اور رسول کی بحیثیت رسول یہ ذمہ داری ہے کھول کر تمہارے سامنے بیان کرے۔

یہاں مخاطب جو ہیں وہ کمزور مسلمان اور منافق ہیں اور یہاں بھی فَاِنْ تَوَلَّوْا میں فسق کی تولّی بھی ہے اور اعلان ارتداد بھی آجاتا ہے۔

سورۂ عنکبوت میں ہے

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (آیت ۱۹)

اگر تم میری بات کو جھوٹا قرار دو تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تم سے پہلی قوموں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا اور رسول کا کام تو صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہوتا ہے زبردستی منوانا نہیں ہوتا

اور

سورۂ شوریٰ میں ہے

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ (آیت ۴۹)

اس سے پہلے یہ تھا اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ جو تمہارے سامنے صداقت آئی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا خدا کا کلام اور خدا کی شریعت کو، اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ اور انہوں نے کہا یہ صداقت ہے اس پر ایمان لاؤ تو ایمان لاؤ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ تم ایمان لاؤ اور ترقی کرو اور اپنی حیات کا مقصد حاصل کرو۔ آگے فرماتا ہے فَاِنْ اَعْرَضُوْا ان کو کہا گیا اِسْتَجِيْبُوْا قبول کرو، اگر وہ قبول نہ کریں بلکہ اعراض کریں فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا تو تجھے ہم نے نگران بنا کر نہیں بھیجا اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ تجھ پر صرف پہنچا دینا فرض ہے اس سے زیادہ کوئی فرض نہیں۔

پھر

سورۂ تغابن میں ہے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (آیت ۱۳)

اور اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ لیکن اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسولؐ پر صرف کھول کر بات کا پہنچا دینا ہے۔

یہاں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ اسی سورۃ کی اور بہت سی آیات میں بھی بیان ہوا ہے میں اسے مختصراً بیان کروں گا پہلے کہا گیا فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (آیت ۹) حکم ہے بنی نوع انسان کو کہ اللہ پر اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اس کے بعد فرمایا وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ (آیت ۱۰) جو شخص ایمان لے آئے تو اس کے متعلق بتایا کہ اس کو خدا تعالیٰ یہ جزاء دے گا یعنی پیار کی جنتوں میں اسے داخل کرے گا پہلے کہا ایمان لاؤ پھر کہا جو ہماری بات مان کے ایمان لائیں گے ان سے ساتھ پیار کا یہ سلوک ہوگا پھر کہا کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا (آیت ۱۱) جو ایمان نہیں لائیں گے ان کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا، یہ سلوک ہوگا ان کے ساتھ پھر کہا وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ (آیت ۱۲) کہ جو شخص ایمان لاتا ہے اس کے دل کو خدا تعالیٰ ہدایت دیتا ہے، صحیح اور سچا ایمان، جو قلب سلیم کے اندر گھستا اور اس کی زندگی میں انقلاب عظیم بپا کرتا ہے

یہ ہے اسلام کا مفہوم

(وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ) پھر کہا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ جو عظیم نعمت کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی ہدایت سے پر ہو جائے

تبھی تمہیں حاصل ہو سکتی ہے کہ خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ کامل طور پر خدا کے حضور جھک جاؤ، اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دو تو تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے یَہْدِ قَلْبَہٗ۔ لیکن فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ میں مومن مخاطب ہیں اور وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَہْدِ قَلْبَہٗ (آیت ۱۲) کے بعد یہ کہا اگر تم پھر جاؤ، منہ پھیر دو تو اس پھر جانے سے مراد نفاق اور فسق کا پھر جانا بھی ہے اور ارتداد کا پھر جانا بھی ہے۔ بڑا واضح ہے یہ مفہوم یعنی کیا ہے تم عملاً اسلام کی راہوں کو چھوڑ دو، چاہے اعلان کر دو کہ ہم اسلام کی راہوں کو چھوڑ رہے ہیں ہر دو حالت میں تمہیں یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ ہمارے رسول پر نہ تمہاری بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی ذمہ داری ہے اور نہ اس وجہ سے کوئی الزام ہے آپ پر اور نہ تمہارے اسلام چھوڑنے کے نتیجہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یا آپ کے ماننے والوں پر الزام آتا ہے فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ جو فرض ہم نے اپنے رسول پر عائد کیا ہے وہ صرف کھول کر ہماری بات کو بنی نوع انسان تک پہنچا دینا ہے۔

اور سب سے آخری آیت جو میں نے منتخب کی ہے آج کے لئے، وہ

سُورۂ رعد کی آیت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُہُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝ (آیت ۴۱)

اور جس عذاب کے بھیجنے کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں (یہ پہلے اس کا ذکر آرہا ہے) اگر ہم اس کا کوئی حصہ تیرے سامنے بھیج کر دکھا دیں تو تو بھی ان کا انجام دیکھ لے گا۔ اور اگر ہم اس گھڑی سے پہلے تجھے وفات دے دیں تو تجھے مابعد الموت اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیرے ذمہ ہمارے حکم اور پیغام کا صرف پہنچا دینا ہے اور ان کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَاب

یہاں

خدا تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے

کہ پہنچانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے حساب لینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہیں حساب لینا میرا کام ہے یعنی خدا کا کام ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس انسان نے بیٹا خدا ہے جو کہے کہ میرا کام حساب لینا ہے خدا کا کام حساب لینا نہیں ہے۔

اس کے متعلق تفسیر رازی میں ہے کہتے ہیں کہ سواء اریناك ذلك او توفیناك قبل ظهوره کہ جو انذاری پیشگوئیاں ہیں وہ تیرے سامنے ظاہر ہو جائیں اور عذاب آجائیں یا تیری وفات کے بعد ہوں پس ایک ہی بات ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا انذاری پیشگوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں کرتے اور نہ بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں یہ تو خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ ذمہ داری کہ مجھے سچے مومن، مخلص، ایثار پیشہ کے حق میں بشارت دیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہیں (یہ اچھی طرح سن لیں) اور یہ کہنا کہ جو انکار کر رہا ہے جو مخالفت کر رہا ہے، جو شرک کر رہا ہے جو فسق میں پھنسا ہوا ہے" جو خدا سے دور چلا گیا، جس نے خدا کو ناراض کر لیا اس کو یہ عذاب پہنچے گا۔ یہ انذاری پیشگوئی کرنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہیں نہ کسی بندہ کا کام نہیں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے پیشگوئی کی، ہم اپنے وقت پر پوری کر دیں گے، تیرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں فالواجب علیك جس چیز کا تیرے ساتھ تعلق ہے اور تجھ پر ہم نے فرض کیا ہے وہ ہے تبلیغ احکام الله تعالى واداء امانته ورسالته کہ خدا تعالیٰ کے احکام کو دنیا تک پہنچانا اور جو امانت خدا تعالیٰ نے تیرے سپرد کی ہے اور اپنی رسالت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت رسالت عظمی ہے۔ آپ سب رسولوں سے افضل ہیں) اس رسالت کا لوگوں تک پہنچانا اس کی تبلیغ کرنا یہ آپ کا کام ہے وعلینا الحساب اور حساب لینا ہمارا کام ہے یہ ہے امام رازیؒ کی تفسیر

رُوح البیان میں

اس کو مزید کھول کر بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تبلیغ، بلاغ پہنچانا جو ہے علیك البلاغ ای تبلیغ الرسالة واداء الامانة لا غیر کہ صرف یہ ہے کام اس کے علاوہ اور کوئی فرض ہی نہیں رسول کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اپنی رسالت کی جو امانت سپرد کی گئی ہے (امانت مختصراً آپ سمجھ لیں کہ قرآن کریم کی ساری شریعت جو ہمارے ہاتھ میں قرآن دیا گیا وہ امانت ہے) اس کو پہنچانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو فرض تھا یعنی قرآن کریم کو مکمل اور کامل شریعت بغیر ایک لفظ کی تبدیلی کے بنی نوع انسان کے ہاتھ میں دینے کا فرض وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوبی سے سرانجام دیا (بے شمار صلوٰۃ اور سلام ہوں آپ پر) کہ قیامت تک اس کے اندر ہر قسم کی تبدیلی کی اور بیشی کے دروازے بند کر دئے۔ بڑی محفوظ کتاب ہے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریعہ بنایا خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے پورا کرنے کا جس طرح اور بہت سے وعدوں کے پورا کرنے کا بنایا۔

آپ کا فرض تو تبلیغِ رسالت اور اداء الامانة ہے لاغیر اس کے علاوہ کوئی فرض نہیں آپ کے اور جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے۔ وعلینا الحساب اور یہ کہتے ہیں اس کے معنی ہیں ہمارے ذمہ ہے حساب کرنا ان کا ای مجازاتهم یوم القیامة قیامت کے دن ان کا مؤاخذہ کرنا اور ان کو ان کی بدیوں کی سزا دینا۔ حساب کے یہاں یہ معنی ہیں عَلَیْنَا الْحِسَابُ خدا کہتا ہے۔

حساب لینا ہمارے ذمہ ہے

یعنی قیامت کے دن ان کی بدیوں کی، سیئات کی سزا دینا لا علیك یہ تیرا کام نہیں ہے ان کی بدیوں کی سزا دینا اس واسطے فلا یهمنك اعراضهم اور اگر اعراض کرے کوئی تو اس کا کوئی خیال نہ کرو کہ یہ میری ذمہ داری تھی یہ کیا ہو گیا! یہ تو مان نہیں رہے تمہاری کوئی ذمہ داری نہیں منوانے کی ولا تستعجل بعذابهم اور عذاب دینا جو ہمارا کام ہے اس میں بھی جلدی کرنے کی ضرورت نہیں اپنی حکمت کاملہ سے جب وقت آئے گا ہم دے دیں گے اور رُوح البیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ "التاویلات النجمیة" میں ہے کہ حساب کے معنی صرف سزا کے نہیں بلکہ جزا سزا ہے فی الرد والقبول (تفسیر روح البیان جلد ۴ صفحہ ۳۸۸)

اور

رُوح المعانی میں ہے

"انما علیك البلاغ ای تبلیغ احکام ما انزلنا علیك وما تضمنه من الوعد والوعید .... وعلینا الحساب .... انما علینا محاسبة اعمالهم السیئة و المؤاخذة بها دون جبرهم على اتباعك او انزال ما اقترحوه علیك من الآیات

(جزء ۱۳ صفحہ ۱۴۲)

یہ کہتے ہیں انما علیك البلاغ کے معنے ہیں کہ جو احکام ہم نے تجھ پر نازل کئے ہیں ان کو دنیا کے انسانوں تک پہنچانا جس کے معنے ہیں کہ جو دہ مان لیں ان کے لئے بشارتیں بھی دی ہوئی ہیں قرآن کریم میں ان بشارتوں کا پہنچانا اور قرآن کریم کی شریعت میں جو انذاری پیشگوئیاں ہیں، وعید ہیں ان کا بھی کھول کر بیان کر دینا۔ اگر تم نہیں مانو گے تو انگریزی میں کہتے ہیں یہ FACE کرنی پڑیں گی۔ یہ باتیں تمہارے سامنے آئیں گی پھر اس کے ذمہ دار ہو گے تم دُکھ اُٹھانے کے۔ وعلینا الحساب اس کے معنے ہیں انما علینا محاسبة اعمالهم السیئة کہ ان کے بداعمال کا محاسبہ کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اسی طرح ہمارے ذمہ ہے المؤاخذة بها کہ اس کی سزا ان کو دیں محاسبہ کریں اور سزا دیں، یہ دو مفہوم بیان کئے اس تفسیر والے نے یہ ہمارا کام ہے۔ دون جبرهم علی اتباعك اور ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ

ہم ان پر جبر نہیں کریں گے

کہ وہ تیری اتباع کریں یعنی وعلینا الحساب میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی جبر نہیں کرے گا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم

ان کی اتباع کریں۔ جبر نہیں کرے گا۔ جبر کے بعد تو جزاء و سزا کا سوال ہی نہیں رہتا۔ جو ہے جبر یہ جزاء و سزا کی نفی ہے۔ پھر نہ جزا ہوتی ہے نہ سزا ہے۔ نہ پرند کو ملتی ہے کوئی جزاء نہ سزا، نہ کتوں کو، نہ اونٹ کو، نہ گھوڑے کو، نہ کسی اور چیز کو، نہ پتھروں کو، نہ ہیرے کو، نہ جواہرات کو۔ یہ تو جہاں آزادی ضمیر اور مذہبی آزادی ہے وہاں سوال پیدا ہوتا ہے عقلاً کہ انسان خود اپنی مرضی سے جو کام کرتا ہے جس کے متعلق خدا کا رسول کہتا ہے کہ خدا کی نگاہ میں اچھا ہے تو اگر خدا کی نگاہ میں اچھا ہے تو خدا مجھے کیا صلہ دے گا یا اگر خدا کی نگاہ میں برا ہے تو مجھے کس قسم کی عقوبت سے ڈرنا چاہیئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی ان پر جبر نہیں کروں گا کہ تیرے اوپر ایمان لائیں ہاں محاسبہ کروں گا۔ اور مواخذہ کروں گا۔ نیز میں یہ بھی نہیں کروں گا (انزال منا اقترحوہ علیک من الآیات) کہ اقتراحی معجزات جو مجھ سے مانگتے ہیں وہ میں مجھے دے دوں خدا تو خدا ہے۔ وہ لوگوں کے کہنے پر نہ معجزہ دکھاتا ہے نہ لوگوں پر جبر کرنے کا اس نے دستور بنایا ہے یہ جو منصوبہ ہے بنی نوع انسان کی پیدائش کا اور خلق کا اس منصوبہ کی

بنیادی حقیقت آزادی ضمیر اور مذہبی آزادی ہے

اسی لئے کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

کہ میں نے انسان کو اس لئے بنایا کہ وہ اپنی کوشش سے میری صفات کا رنگ اپنی صفات میں بھرے۔ میرا عبد بنے۔ اگر اس قسم کی مخلوق کو عبد کہا جائے جیسے مثلاً فرشتے ہیں

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

کہ خدا جو حکم دیتا ہے وہ کرتے ہیں تو یہ اس آیت کے مفہوم کے خلاف ہے یہ بات بھی صحیح ہے کہ ہر حکم جو ان کو خدا کی طرف سے ملتا ہے اس پر وہ عمل کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ ہر حکم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ان کو ایک ذرہ بھر بھی انعام نہیں ملتا۔ اطاعت ان کی فطرت میں ہے کس چیز کا انعام کس چیز کی سزا؟ جزا اور سزا کا مفہوم ہی ایک کامل اور مکمل مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا اپنی عظیم کتاب قرآن مجید میں

ایک خطبہ میں نے ۲۹ر دسمبر کو دیا تھا اس میں دو دوسری آیات تھیں ایک آ چکا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم میں اس کے علاوہ اور آیات نہیں جن میں یہ مضمون بیان ہوا ہو قرآن کریم نے تو کہا ہے

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ

ہم مضمون پھیر پھیر کے مختلف پہلوؤں سے تمہارے سامنے رکھتے ہیں تاکہ تمہیں سمجھ آ جائے عقل سے کام لینے کے قابل ہو جاؤ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دونوں خطبے مل کر کافی وضاحت کر دیں گے ایک عقلمند کے لئے کہ اسلامی تعلیم ہے کیا؟

یہ تعلیم ہے جس کے حسن نے عرب کے دل کو جیتا تھا

وہ جو تیرہ سال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کو انتہائی ظلم کا نشانہ بنانے والے تھے، ان کو جیتا۔ جبر نے جیتا تھا؟ کیا "لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" کسی جبر کا اعلان تھا؟ یا پیار کا اور آزادی کا اعلان تھا؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہا کہ "لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" تو اس کا یہی مطلب ہے کہ میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ میرا کیا تعلق تمہارے ساتھ تمہیں خدا جزا دیتا ہے یا سزا دیتا ہے۔ یہ اس کا کام ہے۔ میں تم سے بدلہ نہیں لوں گا۔ اتنی تکلیفیں اٹھائیں خود ماننے والوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ سارا کچھ وہاں چھوڑ دیا۔ تو عجیب قوم تھی جن کے دل جیت لئے گئے تھے۔ مکہ فتح ہو گیا ساری جائیدادیں اپنی جن کو چھوڑ کے گئے تھے اس طرح تھیں ان کی ملکیت میں مگر ایک اینٹ کا بھی کلیم (CLAIM) نہیں کیا اور اسی طرح واپس چلے گئے، مہاجر

تو جبر سے نہیں ہوا کرتیں یہ باتیں

نہ جبر اسلام میں جائز ہے

قرآن کریم کھول کھول کے اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ اس حسین تعلیم میں کسی انسان پر خدا تعالیٰ نے کی راہوں کو اختیار کرنے کے لئے کسی پر کوئی جبر نہیں ہے۔ جو شخص ان راہوں کو اختیار کرے گا جن راہوں پر آپ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم نظر آئیں گے وہ وہیں پہنچے گا جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے یعنی اپنے پیدا کرنے والے رب کریم کی گود میں اور جو شخص ان راہوں سے منہ پھیر لے گا اور شیطانی راہوں کو اختیار کرے گا جن سے خدا نے روکا ہے تو پھر نہ میرا کام ہے اس پر گرفت کروں نہ کسی اور کا کام ہے جیسا کہ قرآن کریم کہتا ہے یہ فریضہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا گیا۔ خدا نے کہا یہ میرا کام ہے میں جو چاہوں گا کروں گا۔ جو تمہارا کام ہے وہ تم کرتے چلے جاؤ۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے

کہ جو ہمارا کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے کی حیثیت سے اس زمانہ میں پڑا ہو کر ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لینے کا ہے ہم اس کام کو توجہ اور محنت اور بشاشت اور پیار سے کرنے والے بنیں تاکہ جو ہمارا فرض ہے جب وہ ہم پورا کر لیں اس رنگ میں کہ خدا بھی سمجھے کہ ہم نے پورا کر لیا تو خدا تعالیٰ کے عظیم انعامات اور برکات کے ہم وارث بنیں گے۔

مکرم چوہدری عبد السلام صاحب مرحوم درویش کو حادثہ اور درخواست دعا

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۷۹ء منگل اور بدھ کی درمیانی رات گیارہ بجے کے قریب مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش مینیجر فضل عمر پرنٹنگ پریس کا بایاں ہاتھ اس وقت مشین میں آ گیا جبکہ وہ ایک زائد گزرا کاغذ مشین سے نکال رہے تھے اور اخبار بدر چھپ رہا تھا فوراً مشین بند کر دی گئی لیکن ان کا ہاتھ کلائی سے کافی اوپر کہنی تک مشین میں جا کر کچلا جا چکا تھا۔ چنانچہ فوری طور پر مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے فسٹ ایڈ کے طور پر مرہم پٹی کی۔ خبر ملتے ہی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ اور بعض دیگر افراد بھی آ گئے موصوف کو اسی وقت امرتسر ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی بازو کا اپریشن ہوا اور مورخہ ۲۵ر ۷۹ء کو ہسپتال سے فارغ ہو کر قادیان آ گئے احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبار قادیان

۔۔۔ مورخہ ۲۸ر ۱ر ۷۹ء کو مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش امرتسر میں اپنی شادی کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے موصوف نے مورخہ ۳ر ۲ر ۷۹ء کو اپنے مکان میں دعوت ولیمہ دی احباب اس رشتے کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

۔۔۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر کارکن دفتر تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ کافی روز سے نسوانی عوارض کے سبب قدرے بیمار چلی آ رہی تھیں مورخہ ۲ر ۲ر ۷۹ء رات زیادہ تکلیف ہو جانے کے باعث مقامی ڈاکٹر کیدارناتھ صاحب کے ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں فوری طبی امداد کے بعد اب ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ کمزوری ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ داؤد احمد صاحب کی یرواڈہ سے چٹھی ملی ہے کہ مخالفوں نے ان کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ دائر کیا ہے نیز ان کی بیٹی اور وہ خود بیمار ہیں کاروباری لحاظ سے بھی بہت ہی پریشانیاں ہیں احباب جماعت اس مخلص احمدی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں (۲) جماعت احمدیہ مدراس کے بہت پرانے اور مخلص بزرگ مکرم شیخ محی الدین صاحب اور ان کے بڑے بھائی محترم ماسٹر عبد القادر صاحب یہاں بہت ہی بیمار ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیں ورنہ ہرگز نہ لکھو لیے (مینیجر)

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

لجنہ اماء اللہ قادیان

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی بابرکت تقریب ۲۲ فروری کو بعد دوپہر زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ منعقد ہوئی۔ جلسہ کا آغاز عزیزہ امۃ الرحمٰن کی تلاوت اور محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ کی نظم سے ہوا۔ بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ پڑھتے ہوئے اس عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت و اہمیت کو بیان فرمایا۔

پہلی تقریر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مصداق حضرت مصلح موعودؓ ہیں" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر عزیزہ امۃ الرحمٰن نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم" کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر محترمہ صدیقہ قیصرہ صاحبہ نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" کے عنوان پر کی۔ نزہت طیبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

بعدہٗ محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد عقیلہ عفت نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے پہلو پر روشنی ڈالی۔ امۃ الندیم کوثر نے "وہ جلد جلد بڑھیگا" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزہ نصرت سلطانہ نے "زندہ باد مصلح موعودؓ" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد رفعت سلطانہ نے نظم پڑھی۔

بعد ازاں "حضرت مصلح موعودؓ کے زریں کارنامے" کے عنوان پر خاکسارہ امۃ الرفیق نے تقریر کی۔ بعدہ مبارکہ شاہین نے "حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم کارنامہ تحریک جدید اور سادہ زندگی" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخری تقریر امۃ النصیر سلطانہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات طبقہ نسواں پر" کے عنوان سے کی۔ بعدہٗ مریم سلطانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔

یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں لجنہ و ناصرات کی کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ مشاہدہ معائنہ ... رسانی۔ میوزیکل چیئر۔ ہانڈی ریس۔ رسہ کشی۔ تولیہ ریس۔ کھو کھو۔ آپٹیکل ریس۔ اور دہی توڑنا۔ وغیرہ کھیلیں کھیلی گئیں۔ ان میں اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن لینے والی ممبرات کو صدر صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ جلسہ کی کاروائی کو مقامی بہنوں نے نہایت خاموشی سے سنا۔ اس طرح ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی دعا کے بعد ختم ہوا۔

خاکسارہ۔ امۃ الرفیق
آفس سیکرٹری لجنہ

۲۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد

مورخہ ۲۵/۲/۷۹ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ احمدیہ جوبلی ہال میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی اور خاکسار شکیل احمد نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے نظم پڑھی۔

خاکسار۔ شکیل احمد سیکرٹری تبلیغ۔

۳۔ جبر چیرہ

مورخہ ۲۵/۲/۷۹ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم سعید بدر الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم محمد اظہر الدین صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم میر احمد اشرف صاحب نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد ... مکرم میر احمد عارف صاحب مکرم محمد صادق صاحب اور صدر محترم نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم خاں صدر جماعت

۴۔ بھدرواہ

مورخہ ۲۳/۲/۷۹ کو مکرم عبد الرحمٰن خاں صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم فرید احمد صاحب ثانی نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار عبد الحفیظ فانی۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی اور آخر میں صدر محترم نے تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ عبد الحفیظ فانی

۵۔ رانچی

۲۰/۲/۷۹ کو احمدیہ مسجد رانچی میں مکرم انوار محمد صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ رانچی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم غفور محمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم اکرام محمد صاحب کی نظم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ عزیزہ افشاں سحر۔ مکرم ابرار احمد صاحب۔ مکرم اکرام محمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شریک رہیں۔ مکرم صدر صاحب کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ۔

ناصر آباد (کشمیر)

مورخہ ۲۰/۲/۷۸ کو مسجد احمدیہ میں مکرم محمد مقبول صاحب کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم غلام محمد صاحب گنائی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد داؤد احمد صاحب شاد نے نظم پڑھی۔ اسکے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت۔ مکرم عبد المنان صاحب راتھر۔ مکرم ماسٹر عبد العزیز صاحب بڈر۔ مکرم غلام نبی صاحب بڈر۔ مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب بڈر اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

خاکسار: مبارک احمد عابد سیکرٹری تبلیغ

۷۔ لکھنؤ

مورخہ ۲۰/۲/۷۹ کو عشرت منزل میں جلسہ مصلح موعودؓ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی زیر صدارت مکرم عطاء الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی اور پھر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب عباسی اور مکرم ڈاکٹر محمد مشتاق صاحب نے تقاریر کیں اور نظمیں بھی پڑھیں۔ نیز عزیز منصور احمد صاحب اور عزیز مسعود احمد صاحب نے نظمیں سنائیں۔ بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار: سیٹھ داؤد احمد قائد مجلس

۸۔ شاہجہانپور

مورخہ ۲۰/۲/۷۹ کو بعد نماز عشاء جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم محمد عقیل صاحب قریشی نے کی بعدہٗ عزیز عبد الباسط فضل نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ بعد ازاں عزیز محمد زاہد قریشی۔ عزیز محمد رضوان۔ عزیز محمد انس۔ مکرم محمد فاروق صاحب قریشی۔ مکرم عبد الماجد صاحب قریشی اور خاکسار نے تقاریر کیں اور بعد دعا یہ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ

۹۔ کرڈاپلی (اڑیسہ)

مورخہ ۱۷/۲/۷۹ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم روشن احمد صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر۔ مکرم مولوی شمس الحق خانصاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے نظم سنائی۔

خاکسار: شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ

۱۰۔ شموگہ

مورخہ ۲۰/۲/۷۹ کو احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم ایس۔ کے اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ، جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم مسعود احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم میر سراج الحق صاحب کی نظم کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے پیشگوئی کا متن پڑھکر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مسعود احمد صاحب اور ناظم اطفال عزیز سلمان اختر محمود۔ عزیز سید صابر احمد اور عبد المنان نے مضامین سنائے بعدہٗ مکرم مجیب احمد صاحب۔ خاکسار اور مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اور مکرم ایس۔ یم۔ نذیر صادق صاحب نے نظم سنائی۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ شموگہ

۱۱۔ موسی بنی، اڑیسہ

مرکزی ہدایت کے مطابق جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال کی زیر صدارت ... کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شرافت احمد صاحب کی نظم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم منور احمد صاحب نائب صدر جماعت۔ مکرم خلیل احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور درمیان میں مکرم روزاب صاحب۔ مکرم شیخ داؤد صاحب اور مکرم منصور خانصاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے تقریر کی اور بعد دعا جلسہ ختم ...

خاکسار: شمس الحق خاں معلم وقف جدید

۱۲۔ جمشید پور

مورخہ ۲۰/۲/۷۹ کو مکرم سلیمان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم ہمام الدین صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب اور خاکسار اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال

۱۳۔ کلکتہ

مورخہ ۲۵/۲/۷۹ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعودؓ مکرم میاں محمد حسین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبد الجلیل خانصاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم اسماعیل صاحب ... کی نظم خوانی کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب انور نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ بعدہٗ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی۔ مکرم منظور عالم صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

نوٹ: مذکورہ جماعتوں کے علاوہ بعض اور مقامات سے بھی جلسہ مصلح موعودؓ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش ان کی تفصیل کی اشاعت سے معذرت کرتے ہوئے ان کے صرف نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے: ۱۔ اٹارسی ۲۔ سونگھڑہ ۳۔ کیرنگ ۴۔ جموں ۵۔ علیگڈھ ۶۔ تیماپور ۷۔ مرشد آباد ۸۔ مالیر کوٹلہ

قسط نمبر (۲)

پروگرام تبلیغی و تربیتی دورہ ۱۹۷۹ء جماعت ہائے ہندوستان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیرِ انتظام علماء کرام کا ایک وفد ماہ مارچ ۱۹۷۹ء کے وسط سے ہندوستان کی جماعتوں کا دورہ کرے گا۔ اس دورہ کے پروگرام کی ایک قسط اخبار بدر ۱۵ فروری ۱۹۷۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اب اس دورہ کے پروگرام کی دوسری قسط شائع کی جارہی ہے۔ اس پروگرام کے مطابق جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسوں کا انتظام فرمائیں۔

تاریخ روانگی	از مقام	تاریخ رسیدگی	تا مقام	کیفیت
۱۶/۴/۷۹	رانچی	۱۷/۴/۷۹	کلکتہ	—
۱۸/۴/۷۹	کلکتہ	۲۰/۴/۷۹	حیدرآباد	(قیام حیدرآباد ۲۱ تا ۲۴ اپریل) اس دوران حیدرآباد و مضافات میں جلسے ہوں گے۔
۲۵/۴/۷۹	حیدرآباد	۲۶/۴/۷۹	بمبئی	(قیام بمبئی ۲۷ تا ۲۹ اپریل)
۳۰/۴/۷۹	بمبئی	۱/۵/۷۹	ہبلی	قیام ہبلی ایک یوم۔
۳/۵/۷۹	ہبلی	۳/۵/۷۹	شیموگہ	قیام شیموگہ ایک یوم
۵/۵/۷۹	شیموگہ	۵/۵/۷۹	بنگلور	قیام ایک یوم۔
۷/۵/۷۹	بنگلور	۹/۵/۷۹	بمبئی	—

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

افسوس! مکرم شبیر احمد خان صاحب درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۵ مارچ ۱۹۷۹ء۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے درویش بھائی مکرم شبیر احمد خان صاحب افغان سول ہسپتال امرتسر میں وفات پا گئے۔ مرحوم ڈیڑھ دو ماہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ انہیں دوسری بار بغرضِ علاج امرتسر سول ہسپتال میں مورخہ ۲۴ فروری ۷۹ء کو داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق مرحوم کو کینسر کا عارضہ تھا۔ اور ہر چند ضروری اور مناسب علاج معالجہ کے باوجود مرحوم جانبر نہ ہو سکے۔ اور آج ہسپتال ہی میں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والدِ بزرگوار محترم خان میر صاحب افغان کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے باڈی گارڈ کے طور پر عرصۂ دراز تک خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جب ملکی تقسیم ہوئی تو مکرم شبیر احمد خان صاحب مرحوم نے درویشانہ زندگی کو ترجیح دی۔ اور اپنا اکتیس سالہ زمانۂ درویشی نہایت اخلاص، فدائیت اور خدمتِ دین کے جذبے سے گزارا۔ اور اپنی بیماری کے عرصہ کو مومنانہ صبر و ثبات سے گزارا۔ زمانۂ درویشی میں ہی آپ کی شادی سکندرآباد میں ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اولاد سے بھی نوازا۔ آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے، دو لڑکیاں اور ایک بیوہ کو یادگار چھوڑا ہے۔ مرحوم کی ساری اولاد نو عمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ۵ مارچ ہی کو بعد نمازِ عشاء اُن کی نمازِ جنازہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی نے احاطہ لنگر خانہ میں پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہو جانے پر بھی محترم قائم مقام صاحب امیر مقامی نے ہی اجتماعی دُعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

(ادارہ بدر)

ولادت: مکرم ایم۔ایس شریف احمد صاحب ابن محترم جی ایس احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ کو اللہ تعالیٰ نے تین لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صدر صاحب نے اس خوشی میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم کے موقعہ پر تمام حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی۔ نیز مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ۔ پانچ روپے درویش فنڈ اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں نومولود کے نیک۔ صالح۔ خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد فاروق۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ مرکرہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

حضور نے فرمایا: جب انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوتا اُس وقت سے ہی اُس کے لئے بے شمار نعمتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ ابھی اُس کے اعمال شروع بھی نہیں ہوتے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی۔ اور اس میں یہ استعداد پیدا کی گئی ہے کہ وہ ہر چیز سے خدمت لے سکے۔ بارش کے قطروں کو گننا تو ممکن ہے مگر خدا کے ان فضلوں کو انسان کے لئے گننا ناممکن ہے جو اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کے لئے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کی زندگی خود محدود ہے۔ جو اپنے محدود اعمال کے ذریعہ غیر محدود جزا حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ خود اس پر اپنا فضل نازل نہ فرمائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم خدا کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو پھر ہم اپنی محدود زندگی کے باوجود اس کے غیر محدود انعامات کو محض اس کے فضلوں سے حاصل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۹ء)

اظہارِ تشکّر اور درخواستِ دُعا

ہمارے بھانجا اور داماد عزیزم سید محمود احمد سلمہ اللہ پسر محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی۔جی۔پولیس بہار نے اس سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آئی۔پی۔ایس (IPS) کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے مبلغ پانچ سو روپیہ بطور شکرانہ مندرجہ ذیل مدّات میں چندہ ادا کیا ہے۔

شکرانہ فنڈ مبلغ سو روپیہ۔ اعانتِ بدر مبلغ سو روپیہ۔ درویش فنڈ مبلغ سو روپیہ۔ مرمت مقاماتِ مقدسہ مبلغ سو روپیہ۔ اور نشر و اشاعت مبلغ سو روپیہ۔

احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کا انٹرویو اچھا کرے۔ مزید ترقی کی راہیں کھولے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے۔ نیز اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

خاکسار: ڈاکٹر شاہ خورشید احمد۔ اروَل (بہار)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.

ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈیز سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز: مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

بچّوں کو وقفِ جدید میں شامل کریں!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے دفترِ اطفال کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ماں اور آپ میں سے ہر باپ کو کہہ رہا ہے کہ صرف اپنی فکر ہی نہ کرنا "قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ" ہی نہیں بلکہ "قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ" تم پر یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بچّوں کی تربیت اس رنگ میں کرو کہ اُخروی زندگی میں وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ میں نہ پھینکے جائیں ...... پس اپنے نفس کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے بڑی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ عائد کی ہے کہ اپنے خاندان کو سمجھائیں۔ اس کو اسلام کا شیدائی بنائیں اور اس کے ہر فرد کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں حتّٰی کہ ان کے دِل اِس جذبہ سے معمور ہو جائیں کہ اسلام کی راہ میں ہر وقت ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہیں"!

توقع ہے کہ تمام بھائی اور تمام بہنیں خدّام سے تعاون کر کے اپنے پیارے بچّوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل فرمائیں گے اور اُن کی ذہنی تربیت کا ایسا اہتمام کریں گے کہ وہ اسلام کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے مستحق قرار پائیں۔ اللّٰھم آمین ٭

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ مُسلم کیلنڈر بابت سال ۱۹۷۹ء

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع شدہ احمدیہ مُسلم کیلنڈر بابت سال ۱۹۷۹ء قریب الاختتام ہے۔ ضرورت مند احباب جلد از جلد آرڈر دے کر منگوائیں۔ ہدیہ فی کیلنڈر مبلغ دو روپے پچاس پیسے ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہے۔ جو کہ رجسٹرڈ منگوانے کی صورت میں ایک کیلنڈر پر تقریباً تین روپے آتا ہے۔ (وی۔پی کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے) ایک سے زائد کیلنڈر منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ میں بچت ہوتی ہے ٭

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

محقق مرحوم کی کتابیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے بزرگوں نے شکایت کی تھی کہ میرے دادا مرحوم جناب سیّد شفیع احمد محقق دہلوی کی ادبی اور تحقیقی کتابیں کمیاب اور نادر ہیں۔ چنانچہ میرا ارادہ انہیں دوبارہ شائع کرنے کا ہے۔ اگر کوئی بزرگ حسب ذیل کتابوں میں سے کوئی کتاب بھی قیمتاً۔ ہدیتاً یا عاریتاً مجھے بذریعہ رجسٹری روانہ فرمادیں تو میں ممنون ہوں گی :-

(۱) محقق (۲) قولِ سدید (۳) کذّابوں کا انجام۔
(۴) مرزائی (۵) دُور بین

خاکسار :- سارہ برکات۔ ایم۔اے۔

SARAH BARAKAT
TATA EXPORTS LTD.
BOMBAY-AGRA ROAD,
DEWAS (M.P.)

مرمّت مقاماتِ مقدّسہ!

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث اُن کی ضروری مرمّت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں جن کا تعمیر اور مرمّت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اُنہیں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اِس تختِ گاہِ رسُول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اِس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے صاحبِ ثروت اور صاحبِ استطاعت احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے اِس احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمّت مقاماتِ مقدسہ" کی مد میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

فجزاھم اللہُ احسن الجزاء ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ سیرت النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

جماعت احمدیہ بمبئی۔ مرکرہ اور ناصر آباد (کشمیر) کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلعم کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ صرف ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان سب کو پہلے سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

(ایڈیٹر بدر)

اعلانِ نکاح

عزیزہ بشریٰ طلعت صاحبہ دختر مکرم سیٹھ غلام احمد صاحب عرف چُنّو میاں ساکن حیدرآباد کا نکاح بعوض پچیس ہزار روپیہ مہر عزیزم منیر احمد صاحب مقیم کراچی (پسر مکرم محبوب علی صاحب مرحوم) محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد نے ۳۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو پڑھا۔ احباب اس کے مبارک ہونے کے لئے دُعا فرمادیں ٭

خاکسار : ڈاکٹر صلاح الدین ایم۔اے۔ قائم مقام امیر مقامی قادیان۔

درخواست دُعا

مجھے بہت سی مشکلات ہیں۔ احباب ان کے دُور ہونے کے لئے اور میری صحت کے لئے مہربانی کر کے دُعا فرمائیں۔

خاکسار : آتما سنگھ ڈھلوں۔ قادیان۔

درخواست دُعا

میری ہمشیرہ فاطمہ بیگم عرف قمر کی طبیعت تقریباً پندرہ یوم سے ناساز ہے۔ علاج جاری ہے۔ احبابِ جماعت و درویشانِ کرام سے گزارش ہے کہ ان کی صحت و سلامتی اور انہیں اولاد سے نوازے جانے کے لیے دعا فرمادیں۔

اِسی طرح احباب میرے کاروبار میں ترقی کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

خاکسار : محمد معین الدین احمدی
جماعتِ احمدیہ چندرا پور۔
(آندھرا پردیش)